قرآن مجید کے رکوع اور پاروں کی تقسیم کس نے کی اور وقف کس نے لگائے؟

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

فتوی نمبر: WAT-1364

تاریخ اجراء: 11رجب المرجب1444ھ/03فروری2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

قرآنِ مجید میں رکوع، پاروں کے نام اور وقف وغیرہ کی تفصیل کہاں سے آئی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(الف) پاروں کی تقسیم نہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے کی، نہ کسی صحابی نے، نہ کسی تابعی نے۔ یہ بہت بعد کی ہے اور معلوم نہیں کہ اس کی ابتدا کس نے کی ہے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ جس شخص نے اس کی تقسیم کی ہے تو اس نے اپنے پاس موجود مصحف شریف کو اوراق کی تعداد کے اعتبار سے برابر برابر تیس حصوں پر تقسیم کرلیا اور یہ تقسیم ان ان مواقع پر آکے واقع ہوئی، اور یہی ہمارے ہاں رائج ہو گئی۔

فتاوی رضویہ میں ہے "پاروں پر تقسیم امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ کی نہ کسی صحابی نہ کسی تابعی نے۔ معلوم نہیں اس کی ابتدا کس نے کی، یہ بہت حادث ہے، ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے اس کی ابتداء کی اس نے اپنے پاس کے مصحف شریف کو تیس حصوں پر کہ باعتبار عدد اوراق مساوی تھے تقسیم کرلیا اور یہ تقسیم ان ان مواقع پر آکے واقع ہوئی، اور یہی ان بلاد میں رائج ہوگئی۔" (فتاوی رضویہ، ج26، ص492، رضافاونڈیشن، لاہور)

(ب) مامون عباسی کے دور میں قرآنِ کریم میں رُبع، نِصف، ثُلُثہ اور رکوع کے نشانات لگائے گئے۔ رکوع کے لئے معیار یہ رکھا گیا کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضیَ اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نماز میں جس قدر قرآن پڑھ کر رکوع فرماتے تھے، اتنے حصے کو رکوع قرار دیا گیا اس لئے اس کے نشان پر قرآنِ کریم کے حاشیہ پر "ع" لگا دیتے ہیں، بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ عمرو کے نام کا عین ہے، بعض کہتے ہیں عثمان کے نام کا عین ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ لفظِ رکوع کا عین ہے۔

(تفسیر نعیمی، ج1، ص26، نعیمی کتب خانہ، ملخصاً)

(ج)شروع میں جب قرآنِ کریم کو لکھا جاتا تو اس کے حروف پر نقطے، حَرَکات وسَکَنات (یعنی زیر، زبر، پیش اور جزم)، اعراب اور رموزِ اوقاف (ط، م، قف، لا، ج وغیرہ) نہ لگائے جاتے تھے، کیونکہ اہلِ عرب اپنی زبان اور محاورہ کی مدد سے نقطوں اور حرکات وسکنات کے بغیر پڑھ لیتے تھے۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جو مُصحَف تیار کروایا تھا وہ بھی ان تمام چیزوں (یعنی نقطوں اور اعراب وغیرہ) سے خالی تھا۔ اس میں زبر، زیر وغیرہ بعد میں لگائے گئے، مشہور یہ ہے کہ یہ کام حجاج بن یوسف نے کیا۔ اسی حجاج بن یوسف نے سورتوں کے نام قرآن میں لکھے۔ (تفسیر خزائن العرفان) اور تفسیر روح البیان میں ہے کہ اعراب لگانے والا کام ابو الاسود الدؤلی تابعی نے حجاج بن یوسف کے حکم سے کیا☆ مد اور وقف وغیرہ کی علامات خلیل ابن احمد فراعیدی نے لگائیں۔ (تفسیر نعیمی، ج1، ص26، نعیمی کتب خانہ، ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net